

## 13233 - غيرشادي شده زاني كو كوڙي مارنيءَ كا طريقه

### سوال

جيسا كه آيت ميں بيان هوا هے كه غيرشادي شده زاني كو سو كوڙي ماريں جائیں، يه سزا اس وقت دي جائے گي جب اس ميں الله تعالى كي طرف سے مقرر كرده شرائط موجود هوں ان ميں ايڪ تويه هے كه چار عادل مرد گواهي واقعه كي گواهي ديں ، اور اعتراف كرنے كي صورت ميں گواهي كي ضرورت نهیں .

1 - سو كوڙي لگانے كے بعد جب عام سا شخص هواور زياده طاقتور نه هيو تو كيا وه زنده رهے گا؟

2 - يه كوڙي كتنې طاقت سے مارنے چاهیں ؟ اور كيا كوڙي مارنے ميں كوئي معروف قوت و طاقت موجود هے ؟

### پسنديده جواب

الحمد لله.

حدود ميں كوڙوں اور درے مارنے سے مراد قتل نهیں، بلكه اس كا مقصد تادييب، ڈرانا اور اسے گناه سے پاك كرنا هوتا هے اسي ليے بهت سے فقهاء كرام نے اس پر متنبه كيا هے كه كوڙي متوسط طريقه سے ماريں جائیں مارنے والا اپنا بازو اتنا نه اٹھائے كه اس كي بغليں نظر آنے لگیں اور نه هي نيا كوڙا استعمال كرنے اور اسي طرح مجرم كو بے لباس بهي نهیں كيا جائے گا ليكن اكراس نے نيچے كوئي موٹا كپڙا پهنا هوا هوتواسے اتارا جائے گا ، اور جمهور علماء كرام كے نزديك مجرم كو كهڙا كر كے مارا جائے گا اسے باندها نه جائے اور اس كے چهره سر اور عضو تناسل پر مارنے سے بچا جائے.

ابن قدامه رحمه الله تعالى كهتے هيں:

اس كے پورے جسم پر كوڙي ماريں جائیں تاكه هر عضو اپنا حصه حاصل كرنے اور گوشت والي جگه پر زياده ماريں مثلاً رانيں اور سرين ، ليكن قتل كردينے والي جگهوں سے بچا جائے جوكه سر، چهره، عورت ومرد كي شرمگاه.

اوران كهنا هے كه بهتر طريقه يه هے كه: اسے نه تولثايا جائے اور نه هي باندها جائے همارے علم كے مطابق اس ميں كوئي اختلاف نهیں پايا جاتا.

ابن مسعود رحمه الله تعالى كهتے هيں:

بلندكرنا اور باندهنا اور بے لباس كرنا همارے دين ميں نهیں رسول كريم صلي الله عليه وسلم كے صحابه كرام نے بهي كوڙي مارے ليكن كسي ايڪ سے بهي ايڪ بلند كرنا، باندهنا اور بے لباس كرنا منقول نهیں.

اور اس کے کپڑے نہیں اتاریں جائیں گے بلکہ اس کے تن پر دو کپڑے رہیں گے لیکن اگر اس نے موٹی فرو یا جبہ جیکٹ وغیرہ پہن رکھی ہے تو اسے اتار دیا جائے گا اس لیے کہ اگر اسے نہ اتارا جائے تو اسے مار کی کوئی پرواہ نہیں اور نہ ہی اسے کوئی تکلیف ہوگی، امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: اگر اس پر سردیوں والے کپڑے رہنے دیے جائیں تو مجھے ضرب کی کوئی پرواہ نہیں، اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: اسے بے لباس کیا جائے گا اس لیے کہ اسے کوڑے لگانے کا مقصد یہ ہے کہ اس کے جسم پر لگیں، اور ہماری دلیل ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور ہمارے علم کے مطابق کسی بھی صحابی سے اس کی مخالفت نہیں ملتی، اور اللہ تعالیٰ نے اسے بے لباس کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ صرف کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے اور جسے لباس کے اوپر سے کوڑے مارے جائیں اسے کوڑے لگیں گے یعنی حد لگ جاتی ہے۔

اور ان کا کہنا ہے: جب یہ ثابت ہو گیا تو پھر کوڑا درمیانہ سا ہونا چاہیے نہ تو نیا ہو کہ زخمی ہی کر دے اور نہ ہی پرانا اور بوسیدہ ہو جس سے مارنے کی تکلیف ہی نہ ہو کیونکہ روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے زنا کا اعتراف کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوڑا منگوا یا تو ایک ٹوٹا ہوا کوڑا لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے بہتر لاؤ تو ایک نیا کوڑا لایا گیا جس کی تان بھی نہیں ٹوٹی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں کے مابین ہونا چاہیے۔ اسے امام مالک نے زید بن اسلم سے مرسل روایت کیا ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسند بھی مروی ہے۔

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: مار دو ماروں کے مابین اور کوڑا دو کوڑوں کے مابین اور اسی طرح مار بھی درمیانی ہونی چاہیے نہ تو اتنی سخت ہو کہ جان سے ہی مار دے اور نہ ہی اتنی کمزور ہو کہ کوئی تکلیف ہی نہ دے اور مارنے میں پورا بازو اٹھائے اور نہ ہی بالکل نیچا رکھے کہ درد ہی نہ ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: حد لگاتے ہوئے اپنی بغل ظاہر نہ کرے یعنی مارنے کے لیے ہاتھ اٹھانے میں اتنا مبالغہ نہ کرے کہ بغل نظر آئے کیونکہ اس کا مقصد ادب سکھانا ہے نہ کہ قتل کرنا۔ انتھی

دیکھیں: المغنی ( 9 / 141 - 142 )

اوپر کی سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عام شخص کوڑے لگنے سے غالباً قتل نہیں ہوتا، کوڑے مارنے کا مقصد اسے ڈرانا اور ادب سکھانا ہے اور مومنوں کو اس سزا کے وقت حاضر ہونا چاہیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

زانی مرد اور عورت میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو ان پر اللہ تعالیٰ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں برگزترس نہیں کھانا چاہیے، اگر تم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہئے النور ( 2 )



والله اعلم .